دل کی بات

مولانا فضل الرحمن کا نعرۂ رستاخیز

۳ اگست ۱۹۹۹ء کی رات بین الاقوامی الیکٹرانک میڈیا اور ۴ اگست کی صبح پرنٹ میڈیا میں سب سے زیادہ اہمیت جمیعت علماء اسلام کے امیر مولانا فضل الرحمن کے اس جرأت مندانہ بیان کو حاصل تھی جس کا اظہار انہوں نے امریکی خاتون سفارت کار جی ایس ویلز سے گفتگو کرتے ہوئے کیا جو اسلام آباد میں مولانا کی رہائش گاہ پر ان سے ملاقات کے لئے آئی تھی۔ وہ کلنٹن کی زبان میں دھمکی آمیز لہجہ میں بول رہی تھی۔ مولانا نے جواباً فرمایا!

"اگر ہم امریکہ کی طرف سے اپنی سرزمین پر محفوظ نہیں ہیں تو ہماری سرزمین پر امریکی کیونکر محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اگر ہمارے برادر اسلامی ملک افغانستان کے بے گناہ مسلمانوں کو میزائلوں کا نشانہ بنایا گیا تو ہم امریکی شہریوں کی حفاظت کی ضمانت نہیں دے سکتے۔

اگر آپ مذاکرات کی بات کریں گے تو ہم مذاکرات کے لئے تیار ہیں۔ اگر آپ سفارت کاری کی بات کریں گے، ہم سفارت کاری کیلئے تیار ہیں۔ اور اگر آپ گولی کی بات کریں گے تو جواب گولی سے دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ میں آپ کو امریکی شہریوں کے تحفظ کی کوئی ضمانت نہیں دے سکتا۔"

یہ سنتے ہی امریکی خاتون سفارتکار خوفزدہ چہرے کے ساتھ اٹھ کر چلی گئی۔ "فبہت الذی کفر"

امریکہ دنیا کا سب سے بڑا غنڈہ، سب سے بڑا بدمعاش اور سب سے بڑا دہشت گرد ہے۔ اسے دنیا کے کسی ملک سے خطرہ نہیں مگر افغانستان میں قائم ہونے والی امارت شرعیہ اور خلافت اسلامیہ نے کلنٹن کی نیندیں حرام کر دی ہیں۔ دنیا کو امن و انصاف کی تلقین کرنے والا امریکہ جب چاہتا ہے، جہاں چاہتا ہے غنڈہ گردی کرتا ہے۔ معصوم بچوں، عورتوں اور بوڑھوں کو قتل کرتا ہے۔ اس نے ایک برس پہلے اگست ۱۹۹۸ء میں افغانستان کے غریب اور مفلوک الحال مسلمانوں پر ٹام ہاک میزائلوں کی بارش کی تھی بدمعاشی کی حد یہ کہ اس حملہ میں پاکستان کی فضائی اور سمندری حدود کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ہماری سرزمین استعمال کی گئی۔ جس کے ذمہ دار ہمارے موجودہ "امریکن نواز" حکمران تھے۔

اخباری اور دیگر ذرائع سے ملنے والی اطلاعات تھیں کہ امریکہ اگست ۹۹ کے پہلے عشرہ میں پھر افغانستان پر حملہ کرنے والا ہے۔ اس کی تصدیق اس دھمکی سے بھی ہوتی ہے جو اقوام متحدہ میں افغانستان کے نمائندہ کو امریکی حکومت کے ایک ذمہ دار رکن نے ان الفاظ میں دی کہ

"اسامہ ہمارے حوالے کر دو، ورنہ جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ"۔

مولانا فضل الرحمن کے بیان کے بعد صورتحال یکسر تبدیل ہو گئی۔ وقتی طور پر امریکہ کسی بڑے حملے سے تو رک گیا ہے مگر افغانستان کے اندر خوفناک سازشیں زور پکڑ رہی ہیں۔ امریکہ، برطانیہ، بھارت، روس، ایران، حتیٰ کہ اسرائیل بھی احمد شاہ مسعود کی حمایت اور امداد کر رہے ہیں۔ گزشتہ دنوں امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد کو ایک کار بم دھماکے میں شہید کرنے کی سازش ناکام ہوئی اور دھماکہ میں ان کے چار محافظ شہید ہو گئے۔ ۲۷ اگست کو بلخ اور قندوز کے گورنروں ملا اختر قندھاری اور عارف خان کی گاڑی بغلان میں دھماکہ سے تباہ کر دی اور دونوں شہید کر دیئے